[illegible] | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل

لاہور (پاکستان)

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم چہارشنبہ

۶ شعبان سنہ ۱۳۶۹ھ — قیمت ۱/

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے — ششماہی ۱۳ — سہ ماہی ۷ — ماہوار ۲

جلد ۳۸/۴ | ۲۴ ہجرت ۱۳۲۹ ہش | ۲۴ مئی سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۲۱

اخبار احمدیہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق مکرم عبدالباری صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے حسب ذیل اطلاع ارسال کی ہے:-

ربوہ ۲۱ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اسہال کی تکلیف ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۳ مئی۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے رات نیند بھی آگئی۔ الحمد للہ۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

پاکستان کے دشمنوں کی پہچان۔ مذہب کے نام پر اشتعال انگیزی پھیلانا

نارائن گنج ۲۳ مئی۔ اقلیتوں کے سلسلے میں مشرقی پاکستان کی صوبائی حکومت کے وزیر ڈاکٹر عبدالمطلب مالک نے سرکاری افسروں کو خبردار کرتے ہوئے بتایا۔ جو لوگ مذہب کے نام پر اشتعال انگیزی پھیلا رہے ہیں وہ لوگ مملکت پاکستان کے دشمن ہیں اور دشمنوں کے سے سلوک ہی کے سزاوار ہیں۔ آپ نے حکام کو اپنے فرائض منصبی انتہائی محنت اور کوشش سے بجا لانے کی تلقین کی۔ اور کہا آپ لوگوں کا فرض ہے کہ ہر ایک مسلمان کے دل میں یہ بات ذہن نشین کرا دیں کہ اقلیتوں کی حفاظت انکا ملی فرض ہے۔

تحفظ عامہ کے قوانین کی رُو سے کسی شخص کو اٹھارہ (۱۸) ماہ سے زیادہ دیر تک قید نہیں رکھا جا سکتا

لاہور ۲۳ مئی۔ آج لاہور ہائی کورٹ نے اپنے ایک فیصلے کی رُو سے قوانین تحفظ عامہ کے ماتحت قید یا نظر بند کئے جانے والوں پر ۱۸ ماہ سے زائد نہ رکھے جا سکنے کی قید لگا دی۔ یہ فیصلہ آج لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر محمد منیر نے دیا۔ آپ نے لکھا ہے کہ سنہ ۱۹۴۷ء کے قوانین تحفظ عامہ کے ماتحت لوگوں کو ۱۸ ماہ سے زائد عرصہ کیلئے قید نہیں کیا جا سکتا۔ یہ فیصلہ آپ نے آج دو ایک ملزموں کی طرف سے اصالتاً پیش ہونے پر اپیل منظور کرتے ہوئے دیا۔ یہ اپیلیں مزدور لیڈر چودھری محمد اسلم اور ایک اور سیاسی کارکن کی طرف سے کی گئی تھی۔

خان لیاقت اور انکی بیگم کو ٹیکساس کا اعزازی شہری قرار دیدیا گیا۔ ایشیا میں سب سے محکم حیثیت پاکستان کی ہے

ہوسٹن ۲۳ مئی۔ وزیر اعظم پاکستان کا امریکہ کے دورہ میں جس جوش و خروش سے خیر مقدم کیا گیا۔ ہوسٹن میں اتنا جوش و خروش انتہا کو پہنچ گیا یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق امریکی محکمہ خارجہ کے تاثرات یہ ہیں کہ سارے امریکہ بھر میں آپ کا ایسا پرتپاک خیر مقدم نہیں کیا گیا ٹیکساس کی ریاست نے خان لیاقت اور ان کی بیگم کو ریاست کا اعزازی شہری قرار دے کر ان کو اور پاکستان کو خراج محبت پیش کیا ہے۔ کل ایوان تجارت بیرونی تجارت کی انجمن اور امور خارجہ کی انجمن کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ایک مشترکہ ڈنر دیا جس میں آپ نے امریکی عوام کی محبت میزبانی اور مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ ایشیا کی اصل بیماری اقتصادی ہے اور اس کا اصل حل لوٹ کھسوٹ نہیں۔ بلکہ اس کی ہر جہت سے اقتصادی اور معاشی امداد ہے۔ امریکہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے تجربات اور فنی معلومات سے ان لوگوں کو فائدہ پہنچا کر ان کو اس بیماری سے نجات دلائے۔ آپ نے پاکستان کی دشواریوں اور کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان کی حکومت مذہبی جمہوریت اور عوام کے اتحاد پر قائم ہے اور اس وقت جب ایشیا کی ساری نئی مملکتیں بے چین زندگی گذار رہی ہیں۔ پاکستان کی حیثیت مستحکم ہے

آپ نے کہا میں یہاں بین الاقوامی حالات کے مطالعے کے لئے آیا ہوں اور اس کی اطلاع حاصل کرنے کے لئے کہ پاکستان عالمگیر امن کے قیام میں کس قدر مدد کر سکتا ہے۔ ہم امریکہ کی تجارتی امداد کا خیر مقدم کرتے ہیں بشرطیکہ امریکہ بھی جواباً ایسا کرے۔ اور ہم نے تو اس کے لئے رعایتی اقدامات بھی کئے ہیں۔ چھوٹے ریشے کی کپاس سے جس کی یہاں بہت مانگ ہے پر محصول کم کر دیا گیا ہے۔

پُرخلوص تلقین کا اثر

ڈھاکہ ۲۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جو غیر مسلم لوگ مشرقی بنگال سے واپس پاکستان آ رہے ہیں یہاں کے مسلمان ان کا بیباک خیر مقدم کر رہے ہیں۔ ایک علاقہ میں ایسے واردان کیلئے ایک سو عارضی مکانات تعمیر کئے گئے ہیں۔ کل بندرگاہ پر اقلیتوں کے وزیر ڈاکٹر مالک نے اسٹیمر پر سوار مغربی بنگال جانے والے ہندوؤں کو ترک وطن کا ارادہ ترک کرنے کی تلقین کی۔ تو ان میں سے بیشتر نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

لاہور کی خبریں

لاہور ۲۳ مئی۔ آج گورنر پنجاب کے مشیر مالیات آنریبل شیخ صادق حسن مسلم مغویہ خواتین کے کیمپ کا معائنہ کرنے کے لئے ایک دن کے لئے امرتسر تشریف لے گئے۔

ڈپٹی کمشنر لاہور کا دفتر اور عدالتیں یکم جون کو سنیچر رات کی۔ ۸ جون کو بادشاہ کے جنم دن اور ۳۰ جون کو بنک ہالی ڈے کی وجہ سے بند رہیں گی

حکومت پنجاب نے ایک اعلان میں پنجاب کی تمام رجسٹرڈ شدہ نرسوں ہیلتھ وزیٹروں دائیوں نرس دائیوں اور تربیت یافتہ دائیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے پتوں اور رجسٹرڈ نمبروں سے رجسٹرار پنجاب نرسنگ کونسل لاہور کو مطلع کریں۔

ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج کا دفتر اکسائز اینڈ ٹیکسیشن والے دفتر ۳۰ بیگم روڈ پر چلا گیا ہے اور اکسائز کا دفتر مؤخر الذکر کی جگہ فرید کوٹ ہاؤس میں آگیا ہے۔

۲۵ مئی بروز جمعرات تعلیم الاسلام کالج ہال میں قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری بر وقت ۵ بجے شام جامعہ احمدیہ احمد نگر دراسلام اور دیگر مذاہب کے موضوع پر تقریر کریں گے۔

حمایت سے پہلو تہی

واشنگٹن ۲۳ مئی۔ امریکہ برطانیہ اور فرانس نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ فی الحال چینی حکومت کے اقوام متحدہ میں شامل ہونے کی حمایت نہ کی جائے۔

خان لیاقت کا کینیڈا کی دار العوام سے خطاب

اوٹاوہ ۲۳ مئی۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق وزیر اعظم پاکستان آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں ۳۱ مئی کو کینیڈا کے دار العوام اور سینیٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب فرمائیں گے آپ ۳۰ مئی کو کینیڈا پہنچیں گے۔ آج آپ نے ایک تقریر میں پاکستان کی اسلامی جمہوری پالیسی کی اہمیت واضح کی اور کہا کہ پاکستان بے چین ایشیا میں انتہائی مستحکم حیثیت رکھتا ہے۔

مختصر اور اہم

نئی دہلی ۲۳ مئی۔ دونوں ملکوں میں ریل کی آمد و رفت جاری ہونے کے سلسلے میں بہت سے امور پر معاہدہ ہو گیا ہے جن میں ڈبوں کا تبادلہ اور خوراک و پارسل کا آنا جانا ہے

ڈھاکہ ۲۳ مئی۔ اس وقت تک جو ہندو واپس آکر مشرقی بنگال میں بسے ہیں ان پر حکومت چار لاکھ روپیہ صرف کر چکی ہے۔

لکھنؤ ۲۳ مئی۔ حکومت یو۔پی نے اعلان کیا ہے کہ واپس آنے والے تارک وطن مسلمانوں کی جائدادیں انہیں واپس دلائی جائیں گی۔

کلکتہ ۲۳ مئی۔ بھارت کے اقلیتوں کے وزیر مسٹر بسواس نے آج ۲۴ پرگنہ ڈسٹرکٹ کے فساد زدہ علاقوں کا معائنہ کیا۔

پشاور ۲۳ مئی۔ حکومت سرحد نے ۸ انقلابیوں کو شرط وفاداری پر رہا کر دیا ہے۔

تبت کو چینی حکومت کی پیشکش

پیکن ۲۳ مئی۔ حکومت چین نے تبت کی علاقائی حکومت کو خود مختاری کی پیشکش کی ہے اور یہ امن تعاون کا یقین دلایا ہے۔ تبت اب تک برائے نام چین کے ساتھ چلا آتا تھا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی مسعود احسن پرنٹر و پبلشر نے ڈبلیو کینیڈ پرنٹنگ پریس رتن چند روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ ــــــ الفضل ــــــ لاہور

۲۴ مئی ۱۹۵۰ء

"خاتونِ فاطما"

احباب نے اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ بمبئی میں چند دن ہوئے "رومن کیتھولک عیسائی ایک لکڑی کا بنا ہوا بُت لائے تھے جس کا نام "ہماری خاتون فاطما" ہے۔ بعض مسلمانوں نے فاطما کو "فاطمہ" خیال کیا حقیقت یہ ہے کہ "فاطما" پرتگال کا ایک قصبہ ہے جو پرتگال کے دارالحکومت لزبن سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

یہ لکڑی کا بُت ساری دنیا میں پھرایا جا رہا ہے۔ اس کے پیچھے جو حکایت ہے وہ یہ ہے کہ بقول رومن کیتھولک پادریوں کے ۱۳ مئی ۱۹۱۷ء کو قصبہ "فاطما" میں تین بچوں نے ایک روح کو دیکھا۔ جس نے ان کو بتایا کہ وہ ہر ماہ کی تیرہ تاریخ کو ظاہر ہوا کرے گی۔ اور کہ ۱۳ اکتوبر کو وہ بتائیگی۔ کہ میں کون ہوں اور کیا چاہتی ہوں"۔ اور ساتھ ہی یہ وعدہ کیا کہ ایک معجزہ میری تصدیق کرے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ستر ہزار آدمی اس دن قصبہ فاطما میں یہ نظارہ دیکھنے کے لئے پہنچے۔ اسی دن روح نے پیغام دیا کہ "انسانوں کو اپنی زندگیوں کو درست کرنا چاہیئے۔ اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہیئے"۔ اور کہا "اب نہیں خدا کی توہین نہیں کرنا چاہیئے"۔ بعد ازاں اجتماع نے بارہ منٹ تک ایک محیر العقول نظارہ دیکھا سورج ایک کرۂ نقرئی میں تبدیل ہو گیا۔ جس کو انسان بغیر آنکھ چندھیانے کے دیکھ سکتا تھا۔ فی الفور یہ نقرئی کرہ آتشیں پہیہ کی طرح گھومنے لگا۔ جس سے نکل نکل کر سبز۔ سرخ۔ نیلی۔ بنفشی اور تمام دوسرے رنگوں کی شعاعیں چاروں طرف بے پناہ روشنی ڈال رہی تھیں۔ اور بادلوں زمین اور اس عظیم اجتماع پر عجیب و غریب نقش و نگار بنا رہی تھیں۔ اچانک چار منٹ کے بعد سورج ساکن ہوئی۔ مگر پھر دوسری اور تیسری بار وہی میلا نظارہ پیش کیا۔ اس ساحرانہ رقص کے بعد سورج نے گھومنا چھوڑ دیا۔ اور ایک عظیم ... کی طرح ہر جگہ پر ڈھیلا پڑتا گیا۔ معلوم ہوتا کہ آسمان سے الگ ہو کر اجتماع پر جو لیٹ لئے تھے گرنے لگا ہے ہر ایک نے یہی خیال کیا۔ کہ یہ دنیا کا اخیر ہے۔ مگر لوگوں نے گڑگڑانا شروع کیا۔ تو سورج اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔

پہلے تو رومن کیتھولک پادریوں نے اس کو نہیں اپنایا۔ مگر ۱۳ اپریل ۱۹۲۹ء یعنی ۱۲ سال بعد تحقیقات کے بعد اس کو رسمی طور پر اپنا لیا گیا۔ اور ان بچوں میں سے جس نے روح کو پہلے پہل دیکھا تھا۔ ایک لڑکی کی نگرانی میں لکڑی سے اس روح کا بت تراشا گیا۔ اور اب اس کو تمام دنیا میں اس لئے پھرایا جا رہا ہے۔ کہ جو پیغام روح نے دیا تھا اس کو تمام دنیا میں پہنچایا جائے۔ اس بُت کے بہت سے معجزے بھی بیان کئے جاتے ہیں۔ جو دوران سفر میں اس سے ظہور پذیر ہوئے۔

چونکہ مسلمان کسی طرح ظاہرا بت پرستی کی طرف راغب نہیں کئے جا سکتے۔ ہمارے ہاں اس سے بہت سادہ طریق رائج ہے۔ عموماً ایک اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں بیان ہوتا ہے کہ روضۂ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محافظ کو ایک خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ اور آپؐ نے تقریباً اسی قسم کا پیغام دیا۔ جو "ہماری خاتون فاطما" کی روح کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے۔

پہلے جو اشتہارات آمدہ مدینہ منورہ یہاں تقسیم ہوتے تھے۔ ان میں یہ بھی ہوا کرتا تھا۔ کہ امام مہدی علیہ السلام پیدا ہو چکے ہوئے ہیں۔ اور وہ عنقریب ظاہر ہونے والے ہیں۔ مگر اب یہ حصہ نکال دیا گیا ہے۔ شائد اس لئے کہ سالہا سال میں بھی جب وہ ظاہر نہیں ہوئے۔ تو شائد اتنا حصہ نادرست ہو۔

ہمیں ایسی باتوں کے متعلق شکوک پیدا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ آجکل کا نارمل علمی رجحانات کا انسان اس کو محض توہم پرستی خیال کرتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ مذہب اور اللہ تعالےٰ کا منکر ہے۔ لیکن خواہ یہ دونوں باتیں توہم پرستی کا ہی نتیجہ ہوں۔ مگر ان سے ایک حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ دنیا کی اکثریت اب بھی ایسی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتی ہے۔ اور خواہ یہ ایمان کمزور یا مشرکانہ ہی ایمان سمجھا جائے۔ مگر اس سے انسانی فطرت پر ضرور روشنی پڑتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اگرچہ آج سائنس اور فلسفہ انتہائی ترقی کر چکا ہے۔ اور مادہ پرستوں نے ایجادات سے دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دیا ہے۔ اور باوجودیکہ انسان نے راحت و آرام کے ہزاروں سامان مہیا کر لئے ہیں۔ مگر پھر بھی انسان میں ایک چیز ایسی ہے کہ جس کی تسلی نہیں ہوتی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جس قدر انسان مادی ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اسی قدر اس پر مادی سامانوں کی بے وقعتی کھلتی چلی جاتی ہے۔ اور اس کو یہ یقین ہوتا جا رہا ہے۔ کہ حقیقی تسلی ساز و سامان کی افراط میں نہیں ہے۔ بلکہ انسان کی یہ کمی کسی اور ہی طریقے سے پوری ہو سکتی ہے۔ (باقی)

قادیاں سے ایک خط ملنے پر

دیارِ یار سے آیا ہے خط زہے تقدیر
وفائے دل پہ مجھے اعتبار کرنے دو
دل و نگاہ کو جی بھر کے پیار کرنے دو
یہی ہے میری محبت کے خواب کی تعبیر

ہر ایک لمحہ جہاں ضامن بقائے حیات
ہر اک قدم پہ جہاں جلوہ ہائے طور و حرا
ہر اک نظر میں جہاں مشعلِ ازل کی ضیا
ہیں صبح و شام جہاں پر بہشت کے اوقات

یہ خط یہ نامۂ الفت وہاں سے آیا ہے
مَیں کیوں نہ اپنے مقدر پہ آج اتراؤں
مَیں کیوں نہ خود کو فلک سے بلند تر پاؤں
کہ میرے نام یہ خط اک پیام لایا ہے

جواب لکھ تو رہا ہوں مگر مرے مولا
مرے جواب کے بدلے مجھے وہاں لے جا

(انور محمد نسیم سیفی ربوہ)

۲۸ مئی ــــ یوم جلسۂ پیشوایانِ مذاہب

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۸ مئی بروز اتوار یوم پیشوایانِ مذاہب ہے۔ احباب اس تاریخ کو اپنے اپنے مقام پر جلسے منعقد کریں۔ اور پیشوایان مذاہب کی سیرت پر تقاریر کا انتظام فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

کلرکوں کی ضرورت

دفتر ہذا میں کلرکوں کی دو آسامیاں خالی ہیں۔ جو دوست مرکز سلسلہ یعنی ربوہ میں رہائش کا شوق رکھتے ہوں جلد درخواست بھجوائیں۔ امیدوار میٹرک پاس یا مولوی فاضل ہوں اور مستقل طور پر کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ تنخواہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ دی جائے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

حضرت مولانا الحاج عبدالرحیم صاحب نیرؔ مرحوم رض

(رقم زدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

مولانا نیرؔ صاحب مرحوم سے میری واقفیت اس زمانہ سے تھی۔ جبکہ وہ علاقہ یو۔پی میں مہاراجہ کپور تھلہ کی ایک جائیداد میں بطور ملازم کے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کرتے تھے۔ اور بذریعہ خط بیعت کر چکے تھے۔ اس کے بعد وہ ریاست کی ملازمت ترک کرکے قادیان آگئے۔ اور ہمارے ہائی سکول میں مدرس ہو گئے۔ جب ان کے خطوط انگریزی زبان میں لکھے ہوئے یو۔پی سے آیا کرتے تھے۔ تو میں اپنے دوستوں سے ذکر کیا کرتا تھا۔ کہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ کی انگریزی بہت اعلیٰ ہے۔ لیکن جب ان کی شادی عزیزہ محمودہ خانم سے ہوئی۔ تو میں کہا کرتا تھا۔ کہ عزیزہ کی انگریزی نیرؔ صاحب کی انگریزی سے بھی بہت اعلیٰ ہے۔ جب وہ نئے نئے قادیان آئے۔ تو ایک دفعہ کی یہ بات مجھے یاد ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رتھ پر سوار ہو کر گورداسپور جا رہے اور آ رہے تھے۔ اور خدام حضورؑ کے ہمرکاب اس سفر میں شامل ہوتے۔ ان میں بعض دفعہ نیرؔ صاحب مرحوم بھی ہوتے تھے اور ان کی عادت تھی۔ کہ فرط محبت میں اپنے یکہ کو چھوڑ کر حضرت صاحب کی رتھ کے ساتھ پیادہ پا دوڑتے اور حضورؑ سے باتیں کرنے کا موقعہ حاصل کرتے۔

حضرت مولانا صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ کہ میں کہا کرتا تھا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب کا اخلاص قابل رشک ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور محبت کی خاطر اپنی ہر ایک خواہش اور اپنے ہر ایک مقصد کو بھی قربان کرنے کے واسطے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔

جب مجھے ولایت جانے کا حکم ہوا۔ تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ڈاک کا کام میرے سپرد تھا۔ اور میرے ولایت جانے پر حضورؑ کے حکم سے میں نے ڈاک کے کام کا چارج مولانا صاحب کو دیا۔ اور جب مجھے ولایت میں حکم پہنچا۔ کہ میں لنڈن سے امریکہ چلا جاؤں۔ تو مجھ سے لنڈن کے کام کا چارج لینے کے لئے قادیان سے چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے اور مولانا نیرؔ صاحب بھیجے گئے تھے۔ اور ان کے وہاں پہنچنے پر اور لنڈن کا کام ان کے سپرد کرنے پر چند ماہ تک اس طرح مجھے نیرؔ صاحب کے ساتھ اکٹھے رہنے کا بھی ایک موقعہ ملا۔

نیرؔ صاحب اپنے مفوضہ کاموں کو نہایت محنت اور جانفشانی سے سرانجام دیتے تھے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ لنڈن میں رات کو جب ہم سب سو جاتے تھے۔ تو اس وقت بھی نیرؔ صاحب بیٹھے ہوئے کام میں مصروف ہوتے تھے۔

مولانا نیرؔ صاحب کو یہاں سے تو لنڈن بھیجا گیا تھا۔ مگر بعد میں انہیں لنڈن میں حکم پہنچا۔ کہ وہ مشرقی افریقہ چلے جائیں۔ چنانچہ لنڈن سے وہاں جاکر انہوں نے لیگوس۔ نائیجیریا اور گولڈ کوسٹ اور اس کے قریب قریب کے علاقوں میں تبلیغ کی۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے ان کو بے نظیر کامیابی عطا فرمائی۔ ہزارہا آدمی ان کے ذریعہ سے داخل اسلام اور احمدیت ہوئے۔ کئی جگہ مسجدیں بنائیں۔ اور نو مسلموں کی تعلیم و تربیت کے واسطے بہت اچھا انتظام کیا۔ جس کے نتیجہ میں آج تک لوگ وہاں پر احمدیت میں ترقی کر رہے ہیں۔

مرحوم نہایت حسن اخلاق سے نئے لوگوں کو اسلام اور احمدیت کی طرف مائل کرتے۔ اور انہیں حقیقت اسلام پر عملدرآمد کرنے کے ذرائع بتاتے اور اس طرح ان لوگوں کے دلوں میں آپ کے ساتھ پوری طرح محبت اور اخلاص پیدا ہوتا۔ جب مرحوم قادیان واپس آگئے۔ اور انہوں نے یہاں شادی کی۔ جس کی خبر مشرقی افریقہ کے احمدیوں کو ہوئی۔ تو انہوں نے چندہ کرکے ایک معقول رقم مرحوم کے پاس بطور شادی کے تحفہ کے ارسال کی اور وہ چاہتے تھے۔ کہ اور بھی چندہ کرکے بھیجیں۔ لیکن مرحوم نے ان کو منع کر دیا۔

افریقہ سے واپسی پر جب مرحوم کی پہلی بیوی صاحبہ فوت ہو گئیں۔ تو انہوں نے اپنی خانہ آبادی کے واسطے ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک کی صاحبزادی محمودہ خانم کے لئے درخواست کی۔ اس سے ان کی غرض زیادہ تر یہ تھی۔ کہ ایک ایسی لائق اور اعلیٰ تعلیمیافتہ بیوی ان کے گھر میں ہوگی۔ تو اس کے ذریعہ سے وہ عورتوں میں بالخصوص یورپین عورتوں میں آسانی سے تبلیغ کر سکیں گے۔ اس نکاح سے ان کو اللہ تعالےٰ نے چار بچے عطا کئے۔ اللہ تعالےٰ ان کو صحت و عافیت اور نیکی کے ساتھ لمبی عمریں دے۔ محمودہ خانم نے بچوں کی تعلیم و تربیت میں بہت محنت اور جانفشانی سے کام لیا۔ مگر ان کی مصروفیت گھر میں بچوں کے سبب اتنی بڑھی ہوئی رہی۔ کہ نیرؔ صاحب کا یہ منشا پورا نہ ہو سکا۔ کہ وہ اپنے اوقات عورتوں کی تبلیغ میں لگا ئیں۔ پھر بھی کئی ایک دینی خدمات میں محمودہ نے ان کا ہاتھ بٹایا۔ اور میری کتاب ذکر حبیب کے ایک حصہ کا انگریزی ترجمہ کرکے عزیزہ محمودہ خانم نے رسالہ سن رائز میں شائع کرایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور اس سے بھی زیادہ نیکیوں کی توفیق حاصل ہو۔ آمین ثم آمین۔

مرحوم نہایت دانائی کے ساتھ سیاسی امور میں بھی حکمت عملی سے کام لیتے۔ اور حکام وقت کے ساتھ ہمیشہ اچھے تعلقات قائم رکھتے۔ چنانچہ لیگوس میں جب بعض لوگوں نے احمدیت کی مخالفت کی اور احمدیوں کو کچھ نقصان پہنچانا چاہا۔ تو نیرؔ صاحب کے جو تعلقات حکام کے ساتھ تھے۔ اسی کے سبب سے حکام نے نیرؔ صاحب کی امداد کی۔ اور بد اندیشوں کے شر سے ان کو اور سلسلہ کو محفوظ رکھا۔ ان کے زمانہ میں جو انگریز گورنر نائیجیریا میں تھا۔ وہ تبدیل ہو کر بعد میں سیلون آیا۔ اسی وقت سیلون میں بعض مخالفوں نے حکومت سے یہ فیصلہ کرایا تھا۔ کہ احمدیوں کا کوئی مبلغ سیلون نہ جائے۔ مگر اس گورنر نے جو نائیجیریا سے تبدیل ہو کر آیا تھا۔ سیلون پہنچتے ہی یہ پابندیاں ہٹا دیں۔ اور اس نے صاف کہا۔ کہ ہم نائیجیریا کے احمدیوں کو جانتے ہیں۔ وہ پرامن اور اچھے لوگ ہیں۔ اور حکومت وقت کے خیر خواہ ہیں۔

مرحوم طبیعت کے فیاض تھے۔ جو لوگ ان کے زیر تبلیغ ہوتے۔ یا تبلیغ کے بعد ان سے تعلیم حاصل کرتے۔ ان کی اپنی آمدنی سے بھی فراخدلی کے ساتھ امداد کرتے رہتے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں مبلغین کرام کی دعوت کی تقریب

چنیوٹ ۲۶ مئی ۵۳ء۔ کل ۶ بجے شام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے حال ہی میں ربوہ میں بیرون پاکستان سے بیس کے قریب واپس آنے والے مبلغین کرام اور عنقریب بیرونی ممالک میں تبلیغ پر جانے والے مبشرین کے اعزاز میں دعوت طعام دی گئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ازراہ نوازش اس تقریب میں شامل ہوئے۔ ربوہ اور چنیوٹ سے ڈیڑھ صد کے قریب دیگر معززین بھی اس دعوت پر مدعو تھے۔ یہ خوشگوار تقریب عزیز حمید احمد متعلم جماعت نہم (ابن ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مقیم حبشہ) کی قرآن کریم کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ جس کے بعد مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر نے اساتذہ اور طلباء کی نمائندگی کرتے ہوئے مبلغین کرام کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس میں بہ موثر انداز میں ان معزز بھائیوں کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور عنقریب تبلیغی جہاد میں شامل ہونے والے اصحاب کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ ایڈریس کا جواب مختصر الفاظ میں مبلغین کرام کی نمائندگی کرتے ہوئے محترم مولوی رحمت علی صاحب رئیس المبشرین انڈونیشیا مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی مغربی افریقہ اور مکرم مولوی نور الحق صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے دیا۔ جانے والے مجاہدین کی نمائندگی مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مبلغ انگلستان نے کی اور انگریزی زبان میں ایک برجستہ تقریر کرتے ہوئے میزبانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ بعد ازاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک روح پرور تقریر فرمائی۔ حضور نے شہد کی مکھیوں اور ان کے چھتہ کی مثال دیکر نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے اندر مکھیوں کا سا عزم اور استقلال پیدا کریں۔ اور جس طرح مکھیاں اپنی ملکہ کو لیکر نئی جگہ چھتہ بنا لینے اور شہد پیدا کرنے کا عزم رکھتی ہیں اسی طرح مصائب پر مصائب آنے کے باوجود نوجوانوں کے پایۂ استقلال متزلزل نہیں ہونے چاہئیں۔ انسان کو اور کچھ نہیں تو مکھیوں جیسا عزم تو ضرور دکھلانا چاہیئے۔ حضور نے اپنی مثال دیکر فرمایا۔ کہ میری ابتدائی زندگی میں کم از کم دو حملے ایسے ہوئے جو میری کوشش اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دور ہوئے۔ یعنی ۹، ۱۰ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جب تعلیم الاسلام ہائی سکول کو بند کرنے کا سوال پیدا کیا گیا۔ تو حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا ہمخیال ہوتے ہوئے میں ہی اس حملہ سے بردآزما ہوا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے عہد میں وہی لوگ جو ایک وقت پہلے تعلیم الاسلام ہائی سکول کو بند کرنے کا پراپیگنڈا کرتے تھے۔ اس کے مؤید ہو کر مدرسہ احمدیہ کو بند کروانے کے درپے ہوئے۔ اور میں نے ان کا کامیاب مقابلہ کیا۔ نوجوانی میں شہد کی مکھیوں کی طرح مصائب میں عزم اور استقلال کا مظاہرہ تو تاریخ اور بھی پیش کر سکتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے نوجوانی کے علاوہ ادھیڑ عمری میں جو ثبات و عزم بخشا ہے۔ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ انسان نے مکھیوں کے چھتہ کو برباد کرنے کی کوشش کی۔ اور مکھیوں کو چھتہ بنانے کے لئے نئی جگہ کی تلاش ہوئی۔ دنیا سمجھتی تھی۔ کہ اب ان مکھیوں کا جمع ہونا اور مستقل حیثیت اختیار کرنا ناممکن ہے۔ لیکن مجھے خدا تعالیٰ نے ان سب مکھیوں کے مجتمع کرنے اور مرکوز کرنے کی توفیق دی۔ نادان دشمن یہ سمجھتا تھا۔ کہ احمدیت کی ترقی رک جائیگی۔ لیکن خدا تعالےٰ نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی جماعت مستقل مرکز سے ہٹ کر بھی قائم و دائم رہ سکتی ہے۔ بلکہ پہلے سے زیادہ مضبوط و مستحکم بن سکتی ہے۔ چنانچہ تبلیغی جہاد میں ہی دیکھ لو۔ ایک دو نہیں درجنوں مبلغین یہیں موجود ہیں۔ اور وہ وقت آتا ہے۔ کہ درجنوں کی بجائے سینکڑوں اور ہزاروں مبلغین اس تبلیغی جدوجہد میں شریک ہوں گے۔ انشاءاللہ العزیز۔ حضور کی اس روح پرور اور ایمان افروز تقریر کے بعد جو تقریباً ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔ کھانا ترتیب دیا گیا۔ جب تمام دوست کھانا تناول فرما چکے۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے دعا فرمائی۔ اور یہ تقریب خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیابی سے ختم ہوئی۔ (نامہ)

چھبیس (۲۶) مئی!

(از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا دن تاریخ احمدیت میں ایک یادگار دن ہے۔ اس دن خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مسیح موعودؑ جس کی انتظار میں صدیاں گزر گئیں اور امت مسلمہ جس کی دید کے لئے بے تاب اور ترساں رہی۔ تخم صداقت بونے اور اہل مذاہب پر اتمام حجت کرنے کے بعد جسمانی طور پر اس دارِ فانی سے رحلت فرما گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

اس میں شک نہیں کہ موت تو ہر انسان کیلئے مقدر ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انسانوں کی موت تو ایک زور عظیم کا حکم رکھتی ہے۔ ایسی بزرگ ہستیوں کی وفات حسرت آیات سے تو دنیا جہاں پر ماتم چھا جاتا ہے۔ باایمان اور ولی کے قلب پر رنج و الم کے باعث عجیب ہی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ جب دونوں جہاں کے سردار اور رسولوں کے فخر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے تیرہ صدیاں قبل وفات پائی تھی۔ صحابہ کرام کا کیا حال تھا۔ ان پر وہ الم ٹوٹ پڑا۔ ان کے آنکھوں کے سامنے دنیا اندھیر ہو گئی۔ اور وہ سمجھنے لگے کہ گویا اب ہم میں زندگی کی سانس باقی نہیں رہا۔ بلکہ ہمارے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نے ہمیں پیغام اجل دے دیا ہے۔ لیکن ایسے نازک دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے ماتحت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفۃ الرسول کی حیثیت میں تخت خلافت پر متمکن کر دیا جس سے از سر نو مسلمانوں کی جان میں جان آگئی۔ اور پہلے کی سی کیفیت جاتی رہی۔ دور حاضرہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح موعودؑ کی وفات پانے کی دیر تھی کہ مومنوں کی کمریں مارے غم کے خم ہو گئیں۔ اور دنیائے احمدیت پر رنج و الم کے بادل امڈ آئے۔ اور دشمنوں نے سمجھا کہ احمدیت ایک کھیل تھا جو کھیلا گیا۔ لیکن اب بات بنائے نہیں بنے گی۔ لیکن ان نادانوں کو کیا معلوم تھا کہ مسیح موعودؑ تو خود کھڑے نہ ہوئے تھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کھڑا کیا تھا۔ اور تسلی دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں تجھے برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور یہ کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

ایک طرف معاندین احمدیت اس روحانی اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی تباہی و بربادی کے خواب دیکھ رہے تھے۔ تو دوسری طرف مخلصین اور مومنین کی جماعت بارگاہ رب العزت میں دعائیں کر رہی تھی کہ اے زمین و آسمان کے مالک خدا! تو نے اپنے برگزیدہ مسیح سے قدرت ثانیہ کے ظاہر کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اب یہ وعدہ پورا فرما۔ تا حاسدوں اور معاندوں کی دلی خواہشات خاک میں مل جائیں اور دنیا والے تیری زبردست قدرتوں کا اعتراف کریں اور یقین کریں کہ فی الحقیقت تو صادق القول ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسے نازک ترین زمانہ میں اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشا۔ اور حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بروقت تاج خلافت سے سرفراز فرما کر اپنے سلسلے کی پاسبانی اور جماعت حقہ کی رہنمائی کے لئے کھڑا کر دیا۔ اس روحانی ایمان افروز منظر کو دیکھ کر اہل ایمان کے دل خوشی و مسرت سے لبریز ہو گئے۔ اور وہ سجدات شکر بجا لانے لگے۔ دنیا سے رخصت ہوتے وقت خدا کے مقدس مسیح موعودؑ نے جو ارشاد فرمایا تھا۔ وہ ان کی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دکھائی دینے لگا۔ آپ نے فرمایا تھا۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق ہے اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت سے پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔"

(الوصیت)

خدا تعالیٰ کے مقدس مسیح موعودؑ کے اس زمان پر پانچ کم پچاس برس کا عرصہ گذر رہا ہے۔ اس طویل عرصہ میں مخالفت کی وہ خطرناک آندھیاں چلیں۔ اور عداوت کے وہ طوفان بے تمیزی برپا کئے گئے۔ کہ الامان۔ الحفیظ۔ مگر کون نہیں جانتا۔ کہ باوجود معاندین کی انتہائی کوششوں اور منصوبوں کے اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ بڑھتا گیا اور بڑھتا جا رہا ہے۔ اور مخلصین جماعت پہلے سے کہیں زیادہ میدان عمل میں مختلف قسم کی قربانیاں پیش کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کے پایۂ استقلال میں ذرا بھی لغزش واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ دشمنوں کی مخالفتوں اور عداوتوں سے ان کے ایمان اور بھی ترقی کر گئے۔ اور ترقی کرتے جا رہے ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ اگر شجر احمدیت خدائی منشاء کے مطابق نہ لگایا گیا ہوتا۔ تو یہ دن دگنی اور رات چوگنی کیوں طاقت پکڑتا جاتا۔ اور اس کے شیریں اثمار سے ایک جہاں کیوں لطف اندوز ہوتا۔ اور پھر حیران کن امر یہ بھی ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح موعودؑ کا دعویٰ صداقت پر مبنی نہ ہوتا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مقدس مقصد میں کیونکر کامیاب ٹھہرتے۔ اور آپ کے سلسلہ کی بیخکنی کرنے کے مدعی کیوں خائب و خاسر ہوتے۔

صاف ظاہر ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے ساتھ تائیدات سماوی تھیں۔ اور ملائکۃ اللہ ان کی پشت پناہ تھے۔ تبھی تو حق و صداقت کا بول بالا ہو رہا ہے۔ ایک وقت وہ تھا۔ جب کہ دین اسلام پر حملہ آور ہونے کے لئے دجالی لشکر یورپ کی مختلف وادیوں سے نکل نکل کر ہمارے اس ملک پر نہایت شد و مد سے سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں آ رہا تھا۔ جس کے مقابلہ کی تاب نہ لاتے ہوئے مسلمان بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں اس کا شکار ہوتے چلے جا رہے تھے۔ یہاں تک بس نہ تھی۔ دیگر مذاہب بھی ہر طرف اپنا جال پھیلائے دکھائی دیتے تھے۔ اور انہوں نے ارتداد کے چکر میں ہزاروں انسانوں کو لے لیا تھا۔ دوسری طرف آسمانی مدد نہ پہنچنے کے باعث مسلمانوں پر یاس و ناامیدی کے بادل چھا رہے تھے۔ اور وہ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ (نعوذ باللہ) اسلام اب چند دنوں کا مہمان ہے۔ آج نہیں تو کل ختم ہو جائے گا۔ ایسے خطرناک زمانہ میں خداوند تعالیٰ نے دست غیبی سے مسلمانوں کی مدد کی۔ اور اپنے برگزیدہ مسیح موعودؑ کی جماعت کے ذریعہ مذکورہ بالا حالت کو یک دم بدل دیا۔ اور آج معاملہ اس کے برعکس ہے۔

جماعت احمدیہ کے مبلغین و مجاہدین تبلیغ حق کے لئے ہر ملک و دیار میں پھیل گئے۔ اور پھیلتے جا رہے ہیں۔ اور دجالی لشکر کی یورپ وغیرہ ممالک سے آمد اب رک چکی ہے۔ اور آریہ سماج بلحاظ مذہب کے ختم ہو گئی ہے۔ اب کیفیت یہ ہے۔ کہ بڑے بڑے پوپ پادریوں اور دیگر مذاہب کو جماعت احمدیہ کے ادنیٰ ترین خادموں کے مقابل پر آنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ اور ان کی بڑی بڑی انجمنوں نے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ اسلامی مسائل پر کسی احمدی مبلغ اور مناظر سے تبادلۂ خیالات نہ کیا جائے۔

اے بصیرت والو! کیا کم انقلاب ہے جو احمدیت نے مذہبی دنیا میں پیدا کیا۔ نادان کہتا ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا

مگر میں کہتا ہوں بھائیو! خوف خدا سے کام لیتے ہوئے حقیقت حال پر غور کرو۔ تو تمہیں بجز یہ بات تسلیم کئے کے چارہ نہ ہوگا۔ کہ فی الحقیقت خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مامور جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلامی سچائیوں اور صداقتوں کے اظہار اور دین حق کو مذاہب باطلہ پر غلبہ دلانے کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ اپنی وفات سے قبل ایک ایسے روحانی نظام کی بنیادیں استوار کر گیا۔ کہ جس نظام کے ذریعہ بالآخر دنیا اپنے مطلوب اور مقصود کو پالے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مقصد کے لئے تشریف لائے تھے۔ اور حضور نے اس دارِ فانی سے رحلت فرماتے وقت ان الفاظ میں اپنے ماننے والوں کو منشائے الٰہی سے آگاہ فرمایا تھا کہ

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

(الوصیت)

درخواست دعا

میرا بھائی لطیف احمد ساتویں جماعت پاس کرنے کے بعد اکثر بیمار رہتا ہے۔ اور پڑھائی سے طبیعت اچاٹ سی معلوم ہوتی ہے۔ احباب دردِ دل سے اس کی صحت اور تعلیم کے لئے شوق کے بارہ میں دعا فرمادیں۔

(محمد حمید احمد لغیم دتی باغ لاہور)

اسلام ہی قیام امن کا بہترین ذریعہ ہے

(از دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی مصنفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

"قرآن سیاست میں اخلاق فاضلہ پر زور دیتا ہے۔ وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتا۔ کہ اخلاق فاضلہ افراد کے لئے ہوتے ہیں حکومتوں کے لئے نہیں ہوتے بلکہ وہ اس بات پر زور دیتا ہے۔ کہ جس طرح افراد پر اخلاق فاضلہ کی ذمہ داریاں ہیں۔ اسی طرح حکومتوں پر بھی اخلاق فاضلہ کی ذمہ داریاں ہیں۔

"سچ" ایک عام شہری ہی کے لئے قیمتی چیز نہیں۔ بلکہ ایک سیاست دان کے لئے بھی ضروری ہے۔ ظلم ایک عام آدمی کے لئے برا نہیں۔ بلکہ ایک حکومت کے لئے بھی برا ہے۔ حکومت کا یہی کام نہیں کہ وہ اپنے افراد کے ساتھ انصاف کا سلوک کرے۔ بلکہ حکومت کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ جس طرح ہمسایہ ہمسائے سے عمدہ سلوک کرتا ہے۔ وہ بھی اپنی ہمسایہ حکومتوں سے عمدہ سلوک کرے۔ اسلام مومن کو چوکس اور ہوشیار رہنے کا حکم دیتا ہے۔ وہ جفاکشی کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ بزدلی سے منع کرتا ہے مگر تہور اور جاہلانہ جوش سے روکتا ہے۔ وہ عقل اور تدبیر سے کام لینے کا حکم دیتا ہے۔ وہ خودکشی کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ اور ایسے تمام افعال جو خودکشی کے مترادف ہوں۔ ان سے بھی منع کرتا ہے۔ وہ مسلمان حکومتوں کو سرحدوں کی حفاظت کا خیال رکھنے کا خاص طور پر حکم دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جنگ میں بھی ابتداء نہ کی جائے۔ لیکن اگر دشمن جنگ کو شروع کرے تو پھر پیچھے کبھی نہ ہٹا جائے۔ وہ شب خون مارنے سے منع کرتا ہے۔ معاہدے کی پابندی کا سختی سے حکم دیتا ہے۔ اور صلح کے تمام مواقع کو ہاتھ سے نہ جانے دینے کی تاکید کرتا ہے۔ قرآن کریم اپنی ملک کے یا غیر ملک کے افراد کو آزادی سے محروم رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ وہ صرف جنگی قیدیوں کے پکڑنے کی اجازت دیتا ہے۔ مگر اس کے لئے بھی وہ یہ شرط مقرر کرتا ہے۔ کہ ہر قیدی اپنے حصہ کا ہرجانہ ادا کر کے آزاد ہونے کا حق رکھتا ہے۔ کسی شخص کو اجازت نہیں کہ وہ باوجود اس کے کہ کوئی قیدی اپنے جرمانہ کی رقم ادا کر دے۔ پھر بھی اس کو قید رکھ سکے لیکن اگر کوئی شخص جو ایک ظالمانہ جنگ میں شریک ہو جائے۔ اپنے حصہ کا جرمانہ ادا کرنے کی قابلیت نہیں رکھتا۔ اس کے لئے اسلام مومنوں کو حکم دیتا ہے۔ کہ اگر وہ چاہے تو اس کو اجازت دی جائے۔ کہ وہ کمائی کر کے اپنا جرمانہ ادا کر دے۔ اور جو ایسا کرنے کی بھی قابلیت نہیں رکھتا۔ اس کے لئے اسلام مومنوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس کی مدد کریں اور اسکو قید سے جلد آزاد کرانے کی صورت پیدا کریں۔ لیکن اگر کوئی ایسا قیدی خود ہی اپنی آزادی کو پسند نہیں کرتا۔ اور ایک مسلمان کے گھر میں رہنے کو اپنے ملک میں واپس جانے سے زیادہ پسند کرتا ہے۔ تو قرآن کریم کا حکم ہے کہ اس کے ساتھ انصاف کا سلوک کیا جائے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کی یہ تشریح فرماتے ہیں۔ کہ جیسا کھانا تم کھاتے ہو ویسا ہی کھانا اسے کھلاؤ۔ اور جیسا کپڑا تم پہنتے ہو ویسا ہی کپڑا اسے پہناؤ اور جس سواری پر تم خود چڑھتے ہو اس سواری پر اسے چڑھاؤ۔

قرآن کریم میں قوموں میں مساوات پر خاص زور دیتا ہے۔ قرآن پہلی کتاب ہے جو بنی نوع انسان کو بحیثیت بنی نوع انسان کے ایک گروہ قرار دیتا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ بیشک مختلف قومیں ہیں اور مختلف ملک ہیں۔ مگر یہ امتیاز صرف پہچاننے کے لئے ہیں۔ حقیقتاً تمام انسان ایک درجہ کے ہیں۔ اور ان کو ایک درجہ دینا چاہیئے۔ اور فرماتا ہے کہ کوئی قوم اپنے نسلی امتیاز کی وجہ سے دوسری قوم کو اپنے آپ پر فوقیت نہ دے۔ کوئی گروہ اپنی اقتصادی ترقی یا کسی اور وجہ سے دوسرے سے اپنے آپ کو ممتاز نہ سمجھے۔ ورنہ ایسے لوگ یاد رکھیں کہ خدا تعالے کا قانون ایک دن ان کو ضرور نیچا کر دے گا۔ اور جن کو وہ ادنے سمجھتے ہیں۔ ان کو وہ ان پر فوقیت عطا کر دے گا۔ کیسی اعلےٰ درجہ کی یہ تعلیم ہے۔ اور دنیا میں امن کے قیام کا کیسا بہترین ذریعہ ہے۔"

(منقول از دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی صفحہ ۲۹۷)

مرسلہ:۔ محمد اسحٰق خلیل واقف زندگی ربوہ

معذرت: میری آنکھوں میں غبار بہت ہو گیا ہے اور دن بدن بڑھ رہا ہے۔ کچھ لکھنا پڑھنا نہیں ہو سکتا اس لئے احباب کے خطوں کے جواب بھی پورے طور پر نہیں دیئے جا سکتے اس کیلئے معافی چاہتا ہوں۔ لیکن جو دوست دعا کیلئے خط لکھتے ہیں ان کیلئے دعا ضرور کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ احباب سے درخواست ہے کہ میری آنکھوں کی صحت کیلئے بھی دعا کریں۔

مفتی محمد صادق ربوہ

بقیہ مضمون "۲۶ مئی"

اے خدا تعالے کے مقدس مسیح موعود! تو اس وقت ہماری آنکھوں سے اوجھل ہے لیکن تیری الفت و محبت ہمارے دل کی گہرائیوں میں جاگزین ہے۔ ہم نے تیرے فرمان کے ماتحت اپنی بساط کے مطابق اپنے فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کی اور کر رہے ہیں۔ تو ہمیں تلقین فرما گیا تھا کہ خدا تعالےٰ کی توحید کو پھیلانا تمہارے قیام کا مقصد ہے۔ سو اس مقدس مقصد کو ہم تیرے محبوب فرزند خدا تعالےٰ کے موعود خلیفہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اقتدا میں سر انجام دینے کی سعی کر رہے ہیں۔ دشمنوں کی مخالفتوں کو دیکھ کر ہم خائف نہیں ہیں بلکہ ایمان کی بدولت ہمارے حوصلے اور ارادے اور بھی مضبوط ہو رہے ہیں۔ خدا نے چاہا تو مستقبل قریب میں ہی ہم خدا کی تائید و نصرت سے دیگر ظلمتکدوں میں تیرے مشن کی پرزور منادی کریں گے۔ یہاں تک کہ دنیا والے پھر اپنے معبود حقیقی کے در پر سر جھکانے کے لئے مجبور ہو جائیں گے۔ خدا تعالےٰ کے پیارے! جب تو زندہ تھا تو تیری زندگی ہمارے لئے مشعل راہ تھی۔ اور تجھے دیکھ دیکھ کر ہم اپنی روحانی تشنگی بجھا لیتے تھے۔ اور باوجود قلیل التعداد ہونے کے دشمنوں کی کثرت سے ہم کبھی بھی مرعوب نہ ہوتے تھے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے تجھ سے وعدے تھے۔ کہ میں تیری جماعت کو بڑھاؤں گا۔ اور ترقی دونگا۔ یہاں تک کہ دنیا کی قومیں میدان عمل میں ان کے مقابل شکست پر شکست کھائیں گی۔ سو ہم نے اپنی آنکھوں سے ان الٰہی وعدوں کو پورا ہوتے دیکھا۔ اور نہ صرف اپنوں بلکہ غیروں کو بھی اس امر کا معترف پایا کہ فی الحقیقت جماعت احمدیہ بلحاظ دلائل کے دوسروں پر غالب ہے۔ لیکن اے مقدس آقا! ہم ابھی تک اس معیار پر نہیں پہنچے جس پر تو ہم کو دیکھنا چاہتا تھا۔ تو نے فرمایا تھا کہ

"راستبازی اور تقوے اختیار کرو
تا بچ جاؤ آج خدا سے ڈرو۔ تا اس
دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے
کہ آسمان کچھ دکھاوے۔ اور زمین
کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنے
والے بچائے جائیں گے۔" (الوصیت)

ہمیں اپنی روحانی کمزوریوں کا اعتراف اور احساس ہے۔ اور ہم خدا تعالےٰ کے حضور عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ اے مولا کریم تو ہمیں اپنے برگزیدہ مسیح موعود کے رنگ میں رنگین کر دے۔ اور ہماری زندگیاں اسی طرح تیرے راستہ میں وقف ہوں۔ جس طرح تیرے مقدس مسیح کی زندگی وقف تھی

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ چند دنوں سے تشویشناک طور پر علیل ہے۔ اب حالت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ درد دل سے صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد القادر نیلہ گنبد لاہور

(۲) خاکسار کی اہلیہ دو ہفتے سے سخت بیمار ہے احباب جماعت احمدیہ سے درخواست دعا ہے۔ سید محمد سعید سلیم دار التجلید اردو بازار لاہور

(۳) میرے ابا جی محمد ذکر اللہ خانصاحب نے بی اے کا امتحان اور چچا بشیر احمد صاحب نے منشی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ ہر دو کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ رشید احمد ارشد طالبعلم پتوکی

(۴) میرے عزیز دوست چوہدری ولی محمد صاحب مرنالوی جو کہ نہایت مخلص احمدی ہیں۔ بہت سخت بیمار ہیں دوست صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

راجہ غلام رسول از بونالہ

(۵) مجھے اللہ تعالےٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ معراج الدین نور دین گوجرانوالہ

(۶) ہمارا اور سینئر کلاس کا فائنل امتحان ۱۵ حال سے شروع ہے۔ احباب ہم تمام احمدی طلباء کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

سید انور احمد شریفی قائد مجلس خدام الاحمدیہ جی ایس سی رسول گجرات

(۷) خاکسار نے ایف۔ اے اور میرے بھائی عبد السمیع صاحب خادم نے بی اے کا امتحان دیا ہے ہماری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ نیز میری خالہ زاد بہن نعیمہ خاتون عرصہ پانچ ماہ سے عارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

عبد الرشید اسلامیہ پارک

(۸) میرے ماموں چوہدری محمد طفیل صاحب ناز ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ سابقہ سکنہ ننگل باغباناں حال ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جڑانوالہ ایک عرصہ سے دل کی بیماری کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ مگر ان دنوں تکلیف زیادہ بڑھ گئی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ محمد اسمٰعیل نمبردار (سابق پی ٹی ماسٹر) چک ۹۶ گ۔ب ڈاکخانہ چک ۱۰۰ گ۔ب جڑانوالہ

(۹) میرے بھائی مکرم احمد لطیف صاحب آف کانپور کو ایک اور بچہ اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا ہے احباب اس بچے کی درازی عمر اور اس نیک وجود ثابت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز بھائی محمد شفیع صاحب آف کانپور کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ تمام احباب بھائی صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید شہامت علی (کانپوری) درویش قادیان دار المسیح واقف زندگی

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہالینڈ میں احمدی مجاہدین کے ذریعے اسلام کی روز افزوں ترقی

ہالینڈ میں مسجد تعمیر کرنے کے انتظامات۔ اسلام کی صداقت پر کامیاب تقریریں۔ نومسلمین کی بیعت اور ملاقاتیں

رپورٹ ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۹۵۰ء

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج ہالینڈ مشن)

تعمیر مسجد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی تائید سے ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کا کام حسب معمول جاری ہے۔ اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں اور توجہ سے دن بدن ترقی پذیر ہے۔ حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقائہ نے ہالینڈ میں تعمیر مسجد کے فیصلہ سے جو نہایت مبارک اقدام فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے آئندہ بیش بہا ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور نیز اللہ تعالیٰ ہمیں اس امر کی توفیق دے کہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس مبارک اور مقدس ارادہ کو اپنی ہمہ تن کوششوں سے باحسن وجوہ انجام دینے کے قابل ہوسکیں۔ وما توفیقنا الا باللہ وھو المستعان آمین۔

تعمیر مسجد کے سلسلہ میں ضروری ابتدائی امور کو سرانجام دیا جارہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ فرصت میں احباب جماعت کی خدمت میں اس امر پر کسی قدر تفصیل سے عرض کیا جاسکے گا۔ اس بارہ میں بزرگان سلسلہ کی خاص توجہ اور دردمندانہ دعاؤں کی از حد احتیاج ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل شامل حال فرماوے آمین

تبلیغی اجلاس

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک اجلاس مورخہ ۳ مارچ اور دوسرا ۲۷ اپریل کو یہاں کے ایک مشہور ہوٹل کراؤن میں منعقد ہوا۔ ان اجلاسوں کے لئے باقاعدہ دعوت نامے ارسال کئے گئے اور ہیگ کے روزانہ اخبار میں عام اعلان بھی دیا گیا۔ ان اجلاسوں میں خاکسار کے علاوہ یہاں کے مقامی احمدی احباب نے تقاریر کیں۔ موخر الذکر اجلاس میں اتفاقاً محترم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن بھی موجود تھے چنانچہ آپ نے بھی ترجمان کی وساطت سے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ مقامی احباب میں سے برادرم لیوپ کوخوا اور انور خان دیک کے نام قابل ذکر ہیں۔

۲۴ مارچ کو ایک اہم موقعہ کویکرز کی میٹنگ میں تقریر کرنے کا میسر آیا۔ حاضری ماشاء اللہ کافی تھی۔ اور تعلیم یافتہ احباب پر مشتمل تھی۔ اس موقعہ پر خاکسار کو کوئی ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کا موقعہ ملا۔ یہ تقریر دراصل مسلسل تقریر نہ تھی۔ بلکہ حاضرین کے مختلف سوالوں کے جواب میں تھی۔ اور سوالات چونکہ مختلف رنگوں کے تھے۔ اسلئے مختلف امور پر نہایت عمدہ رنگ میں اظہار خیال کا موقعہ میسر آگیا اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کے علاوہ عالم اسلامی . . . . کے مسلمانوں کے متعلق بعض غلط فہمیوں کے ازالہ کا موقعہ ملا۔

تربیتی اجلاس

ہمارے تربیتی اجلاس باقاعدہ ہفتہ وار عمل میں آئے۔ اور درس تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ اسلامی مسائل پر گفتگو کے علاوہ ایسے اجلاس اسلامی اخوت پیدا کرنے کے سلسلہ میں بہت مفید ثابت ہوئے۔ تربیت کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل ایک ۱۸ صفحات کا ٹریکٹ سائیکلو سٹائل کروا کر احباب میں تقسیم کیا گیا۔ اور نیز ایک ۵ صفحات کا مضمون مسائل نماز اور دیگر متعلقہ امور پر مشتمل سائیکلو سٹائل کروا گیا۔ یہ دونوں مضامین احباب کے کام آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نومسلمین کے ایمان اور اخلاص میں ترقی دے۔ آمین

بعض زیر تبلیغ احباب احمدیت کے بہت قریب ہیں۔ مگر بعض نامعلوم وجوہات کی بناء پر آخری اقدام سے وہ گریز کر رہے ہیں۔ مثلاً ہمارے ایک دوست مسٹر وی لیون (Mr. W. ......) ہیں۔ جو اسلامی مسائل کا نہایت وسیع رنگ میں احاطہ کرچکے ہیں اور احمدیت کے ساتھ اس قدر انس رکھتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا لیکچر احمدیہ موومنٹ ۱؎ (جو آپ نے ۱۹۲۴ء میں لندن میں دیا تھا) پڑھا، تو وہ اسے ڈچ زبان میں ترجمہ کرنے کو تیار ہو گئے۔ چنانچہ نصف کے قریب وہ ترجمہ بھی کرچکے ہیں۔ اسی طرح حضور کی کتاب تحفہ شہزادہ ویلز کے بعض حصے انہیں ایسے پسند آئے۔ کہ ان کا ترجمہ بھی ڈچ زبان میں انہوں نے کردیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد احمدیت کے حلقہ بگوش ہونے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

دیگر مجالس میں شرکت

مختلف مواقع پر بعض مجالس میں شرکت کے مواقع میسر آتے رہے۔ جن میں سے قابل ذکر بیلمی سوسائیٹی کا ایک اجلاس جہاں بہت سے احباب سے ملاقات ہوئی اس کے علاوہ یہاں ایک ایسٹرن ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک ڈچ عورت کا لیکچر "براجو" ہندوستان" کے موضوع پر انہوں نے دیا۔ پنجاب کے ایک علاقہ میں انہوں نے کوئی ۲۶ سال بسر کئے تھے، چنانچہ وہ اپنے تاثرات سناتی رہیں۔ زیادہ تر وہ ذات پات کے خیالات سے متاثر تھیں۔ اور ایسے ہی قصے اس تقریر کا خلاصہ تھا۔ مسلمانوں کے متعلق اس نے اختصار سے کام لیا۔ مگر اتنا ضرور کہا کہ ان میں مساوات ہے۔ ذات پات اور اونچ نیچ کا کوئی سوال نہیں ہے خاکسار کو اس کے علاوہ دو دفعہ بعض پادریوں سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ یہ پادری ایسے فرقہ سے تعلق رکھتے تھے جو مسیح کی ہر بات۔ بلکہ اس کے وجود کو بھی ایک روحانی شکل دیتے ہیں۔ اور اس کی مادی زندگی کو قطعاً زیر بحث لانے کیلئے تیار نہیں۔ مگر جب سوالات کی بوچھاڑ پڑی تو اس امر کا احساس انہیں شدت سے ہوا کہ مسیح کی مادی زندگی کو مسیح سے الگ قرار دینا ایک مشکل امر ضرور ہے اور یہ کہ اس دعوے کو پایۂ ثبوت تک پہنچانا اتنا آسان نہیں۔ جتنا کہ وہ خیال کرتے تھے۔

متفرقات

تبلیغی خط و کتابت اور انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ کم و بیش جاری رہا۔ بہت سے احباب ملاقات کے لئے مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ اور بعض کے ہاں خود جانا پڑا۔ علاوہ ازیں دو دفعہ خاکسار کو لائیڈن جانے کا اتفاق ہوا۔ اور دو دفعہ ایمسٹرڈم جہاں بعض احباب سے ملاقات کی۔

ماہ اپریل کے آخر میں برادرم مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب کی ملاقات قابل ذکر ہے تعمیر مسجد سے متعلقہ بعض ضروری ابتدائی امور کے متعلق آپ سے مفید مشورہ اور امداد حاصل کرنے میں بہت سہولت حاصل ہوئی۔ آپ نے ہر ممکن امداد کو نہایت ہمدردانہ رنگ میں ہالینڈ مشن کے لئے پیش کردیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا عطا فرمادے۔ اور آپ کی مخلصانہ مساعی میں برکت دے

آخر پر نہایت عاجزانہ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارادوں اور آپ کی نیک خواہشات کو تکمیل دینے کی توفیق دے۔ ہمیں اس امر کا بخوبی احساس ہے کہ ہماری بساط کیا ہے مگر خدا کی نصرت اور تائید پر ـــ ہاں اس خدا کی جس نے اسلام کو دوبارہ زندگی دی۔ کامل یقین ہے۔ کہ ہمیں اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ اے خدا تو ہمیں اپنی رحمت کو جذب کرنے کی توفیق عطا کر۔ اللھم آمین۔

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۴ مئی بروز اتوار ربوہ میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جانبین کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے ازراہ شفقت و کرم بعد نماز عصر نصرت گرلز سکول میں اس تقریب پر دعا فرمائی جس میں برات کے علاوہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب مکرم مرزا عزیز احمد صاحب اور دیگر دوستوں نے شمولیت فرمائی۔

اسی طرح مستورات کے مجمع میں حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ اور محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ لڑکی کو رخصت کرنے کے لئے تشریف لائیں اور دعا فرمائی احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اس شادی کو اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے بابرکت کرے۔

خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی

مبلغ صاحبان سندھ کی فوری توجہ کیلئے

ہر دو حلقہ جات سندھ کے مبلغ صاحبان کی خدمت میں ایک اہم تبلیغی ضرورت کی وجہ سے کنری تشریف لانے کے لئے چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ لیکن دورہ پر ڈاک شاید انہیں جلدی نہ مل سکے۔ اس لئے اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ مہربانی فرما کر ۲۶ تاریخ کو کنری پہنچ جائیں۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ (انچارج تبلیغ سندھ)

ضلع لائلپور کی جماعتیں توجہ فرمائیں

امید ہے۔ ضلع کی تمام جماعتوں نے اپنے نئے عہدیداران کے انتخابات کی رپورٹیں مرکز میں بھیجدی ہوں گی۔ جب مرکز کی طرف سے منظوری کی اطلاع مل جائے۔ تو ضلع کی تمام جماعتیں مہربانی فرما کر امیر جماعت یا پریذیڈنٹ سیکرٹری تبلیغ اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے ناموں اور مکمل پتوں سے خاکسار کو اطلاع دیں تاکہ خط و کتابت کرنے اور تبلیغی لٹریچر بھجوانے میں آسانی رہے۔

انچارج مبلغ ضلع لائلپور

اخراج از جماعت

سیف الدین صاحب سیالکوٹی حال ساکن چک جھمرہ اور ان کے بھائی غلام محی الدین صاحب پسران مولوی الف دین صاحب سیالکوٹی کے ذمہ۔ بحق شیخ محمد انور صاحب انور گجرانوالہ مبلغ -/۱۳۰۰ روپیہ کی رقم مطابق فیصلہ دارالقضاء واجب الادا تھی۔ مگر ہر دو نے قضاء کے فیصلہ کی تعمیل نہیں کی۔

اس پر ان کا معاملہ حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ چنانچہ حضور کی منظوری سے ہر دو صاحبان کو اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (امور عامہ)

ضروری اعلان

:۔ احمد حسین صاحب حیدرآبادی اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں نیز قضاء کے فیصلہ جات کی تعمیل میں زر مدعا جات کی اقساط کی ادائیگی کریں۔ عدم تعمیل کی صورت میں ان کے متعلق تعزیری رپورٹ کی جائے گی۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

اشتہار برائے حاضری رسپانڈنٹ

زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت جناب مرزا عبداللہ جان صاحب
سینئر سب جج بہادر مردان
اپیل ۵۱/۱۳ بابت سال ۱۹۵۰ء

زرین۔ میر دلی۔ آئین خان پسران شریف وغیرہ ساکنان بختشالی تحصیل مردان اپیلانٹان

بنام:۔ مکرم خان اور حیات خان وغیرہ ساکنان مذکورہ رسپانڈنٹان

اپیل بنا راضگی فیصلہ جناب اللہ نواز خان صاحب سب جج درجہ چہارم مردان مورخہ ۵۰/۳۱/۱۰

اشتہار بنام سردار اسنگھ ولد شیر اسنگھ ساکن بختشالی حال مہاجر بطرف ہندوستان بذریعہ کسٹوڈین مردان اسپانڈنٹ

اپیل عنوان بالا میں سردار اسنگھ رسپانڈنٹ پر تعمیل نوٹس معمولی طریقہ پر ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا رسپانڈنٹ مذکورہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ پیروی پیروی جوابدہی اصالتاً یا وکالتاً یا مختاراً تاریخ ۵۱/۶/۳ کو بوقت ۷ بجے صبح حاضر عدالت ہذا ہو جاوے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ کی جاوے گی

آج بتاریخ ۵۱/۵/۱۹ کو بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۵ مئی بروز جمعرات سے حسب ذیل گاڑیوں اور ریل کاروں کا اضافہ اور ان کے اوقات میں تبدیلی کی جائے گی۔

نئی گاڑیوں کا اجراء:۔ ایک نئی ریل کار سروس اے آر ڈاؤن اور بی ایس اپ لاہور اور منٹگمری کے درمیان حسب ذیل اوقات کے مطابق چلا کریں گی۔

اے آر ڈاؤن:۔		بی ایس اپ:۔	
روانگی لاہور	۲۰ — ۱۰	روانگی منٹگمری	۱۰ — ۱۴
آمد منٹگمری	۰۰ — ۱۳	آمد لاہور	۵۰ — ۱۷

گاڑیوں کے اوقات میں تبدیلی

(۱) لاہور لالہ موسیٰ سیکشن

ایل اے اپ!

روانگی لاہور ۱۵ — ۱۸ آمد لالہ موسیٰ ۱۵ — ۲۲

(۲) لاہور جلو سیکشن

کے ڈاؤن اور ایل اپ:۔

کے ڈاؤن:۔		ایل اپ:۔	
روانگی لاہور	۱۵ — ۱۷	روانگی جلو	۲۵ — ۱۷
آمد جلو	۳۷ — ۱۷	آمد لاہور	۶ — ۱۸

(۳) لاہور شور کوٹ سیکشن

ٹی ڈاؤن:۔

الف روانگی قلعہ شیخوپورہ ۳۰ — ۱۷ آمد لاہور ۲۵ — ۱۸

ب۔ ۲۰۱ اپ روانگی لاہور ۲۵ — ۱۷ آمد شور کوٹ روڈ ۴۰ — ۰

تفصیلی اوقات متعلقہ سٹیشن سے دریافت کئے جائیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔

تمام جہان کے لئے آسمانی پیغام

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

:۔ عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی ٹی ایس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کے لئے ۳۰-۵ بجے شام چلتی ہے۔

چوہدری سردار خان منیجر جی ٹی ایس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

دواخانہ خدمت خلق

حبوب جوانی جوانی کی کمزوری کا بہترین علاج مادہ حیات کو زیادہ کرنے والی ہر قسم کے کشتوں اور زہروں سے پاک جو جوانوں کے لئے مفید ہوتے ہیں۔ قیمت پچاس گولیاں چار روپے۔

زد جام عشق بہترین معروف نسخہ ہم سے خاص ترکیب سے تیار کرتے ہیں۔ باوجود اس کے ارزاں دیتے ہیں۔ استعمال کیجئے اور خود فیصلہ کر لیجئے۔ قیمت ساٹھ گولیاں آٹھ روپے۔

اکسیر شباب بوڑھوں کے لئے تریاقی قوت پیدا کرنے کا اعلیٰ ذریعہ نہایت ہی اعلیٰ اجزا سے تیار کی ہوئی دوا قیمت۔ ۲ خوراک چھ روپے۔

حب سلاجیت جن مردوں کو بوجہ خرابی جگر معدہ وغیرہ کی کمزوری پیدا ہوتی ہو ان کی طاقت کو قائم کرنے کے لئے بے نظیر مقوی دوا۔ قیمت ایک تولہ چار روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان

تریاق اطہرا کے ساتھ صندلین سونے پر سوہاگہ کا کام دیتی ہے تریاق اطہرا فی شیشی ۸/- ۳ ڈبے مکمل کورس پچیس روپے مبارک ۸/۲ شیشی صندلین مصفی خون۔ ۲ پیسہ رسالہ مفت منگوائیں دواخانہ نور الدین رجسٹرڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

معاہدہ دہلی کے ہمت افزا نتائج ۔ پاکستان کا عزم صمیم

لنڈن ۲۳ مئی ۔ لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار مقیم کراچی نے معاہدہ دہلی کی ترقی پر تفصیل کے ساتھ تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حکومت پاکستان اس معاہدے پر عزم صمیم کے ساتھ عمل درآمد کر رہی ہے ۔ نامہ نگار نے لکھا ہے کہ باوجود اس امر کے کہ معاہدہ دہلی کے بہت محدود نتائج برآمد ہوئے ہیں اور ہندو انتہا پسندوں اور مغربی بنگال کے اخبارات کی طرف سے اس کی مخالفت جاری ہے پاکستان کے سرکاری حلقوں کا مصمم ارادہ ہے کہ پاکستان کو معاہدہ کو پورا کرنے کے لئے پوری کوشش کرنا چاہیئے ۔

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان بہتر جذبے سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے ۔ اور دونوں حکومتیں تمام اہم تصفیہ طلب مسائل پر خط و کتابت کر رہی ہیں ۔

نامہ نگار نے مندرجہ ذیل ہمت افزا ٹھوس نتائج بیان کئے ہیں ۔ تجارتی معاہدہ مشرقی اور مغربی بنگال اور لاہور و امرتسر کے درمیان مال گاڑیوں کی آمد و رفت کا اجراء اور کشمیر میں قیدیوں کے تبادلہ پر سمجھوتہ ۔ (دستار)

لاہور ۲۳ مئی ۔ زمینوں پر مہاجرین کو آباد کرنے کے متعلق حکومت پنجاب کی نئی بحالیاتی پالیسی پر غور کرنے کے لئے آج کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کی دو روزہ کانفرنس شروع ہوگئی فنگو (؟) سیکرٹری مال اور مشیر بحالیات بھی کانفرنس میں شریک ہوئے

ڈکسن برطانوی اخبارات کو کچھ نہیں بتائیں گے

لنڈن ۲۳ مئی ۔ آسٹریلوی ہائی کورٹ کے جج سر اوین ڈکسن آج نیویارک سے یہاں پہنچے وہ کشمیر میں ثالث کا عہدہ سنبھالنے کے لئے جمعرات کے دن نئی دہلی اور کراچی روانہ ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔

ان کے لئے تمام انتظامات اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ہو رہے ہیں اور اس امر کی توقع نہیں ہے کہ سر اوین لنڈن میں اخبار نویسوں کو کوئی بیان دیں گے ۔ (دستار)

درخواست دعا

میری والدہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں اور آجکل بیماری نے تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے ۔ وہ زنانہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے ۔

بشیر احمد رفیق تعلیم الاسلام کالج لاہور

کشمیر کا مسئلہ بالآخر کشمیری عوام ہی طے کریں گے

نئی دہلی ۲۲ مئی ۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ماہوار پریس کانفرنس میں کہا ۔ معاہدہ دہلی کی اصل آزمائش یہ ہے کہ مشرقی اور مغربی بنگال سے اقلیتوں کے انخلاء پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے ۔ پنڈت نہرو نے نامہ نگاروں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا یہ معاہدہ امریکہ یا کسی اور دوسرے ممالک کو اس معاہدے سے بڑی دلچسپی ہے ۔ اور یہ بالکل دوسری بات ہے

پنڈت نہرو نے اس امر پر اظہار مسرت کیا کہ اقلیتی معاہدے نے دونوں ملکوں میں خدشات اور شکوک کی فضا کو بڑی حد تک ختم کر دیا ہے اور اقلیتوں کے ترک وطن کی رفتار میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے اور جو لوگ اپنے گھر بار چھوڑ گئے تھے وہ بھی واپس چلے آ رہے ہیں ۔

پنڈت نہرو سے پوچھا گیا کہ کشمیر میں اقوام متحدہ کے سر اوین ڈکسن جب اس برصغیر میں اپنا کام شروع کر دیں گے تو کیا اس کے ابتدائی مراحل پر بھارت کوئی رعایت دے گا؟

پنڈت نہرو نے کہا مسئلہ کشمیر کو پر امن طریق پر حل کرنے کی انتہائی خواہش کے مطابق ہم وقتاً فوقتاً اپنی اصل پوزیشن سے پیچھے ہٹتے رہے ۔ جسے رعایت ہی کہا جا سکتا ہے اب ہم جن نکات پر قائم ہیں انہیں چھوڑ دینے کی کوئی گنجائش نہیں رہی وزیر اعظم سے پوچھا گیا کہ کیا آپ غیر مبہم یقین دلا سکتے ہیں کہ مسئلہ کشمیر کے پر امن حل کیلئے آپ ریاست کی تقسیم تو منظور نہیں کریں گے ؟ پنڈت نہرو نے کہا ۔ "میں کسی قسم کا یقین دلانے کو تیار نہیں ۔ بالآخر میری یقین دہانیوں کی بجائے کشمیری عوام ہی مسئلہ کو حل کریں گے ۔"

سیفٹی ایکٹس کو منسوخ کرنے کی اپیل

حیدرآباد (سندھ) ۲۳ مئی سندھ کے صحیفہ نگاروں کی انجمن کی حیدرآباد شاخ نے ایک اجلاس میں ایس یو جے کراچی کی منظور کردہ قرارداد کی حمایت کی ہے جس میں سیفٹی آرڈیننس اور صوبائی سیفٹی ایکٹس کے استعمال سے بہت تشویش کا اظہار کیا گیا ہے ۔ اس نے اس مطالبہ کی بھی حمایت کی ہے کہ آرڈیننس اور صوبائی ایکٹس منسوخ کر دیئے جائیں اور کسی اخبار یا صحافی کے خلاف انہیں عدالت میں اپنے بچاؤ کا موقعہ دیئے بغیر کوئی کارروائی نہ کی جائے ۔ ایک اور قرارداد میں اجلاس نے سندھ گورنمنٹ سے ایس یو جے کے اس مطالبہ کو منظور کرنے کی اپیل کی کہ انجمن کے نمائندے سندھ اخباری مشاورتی کمیٹی میں شامل کئے جائیں ۔ (دستار)